روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۱ | بدھ ۱۰۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ' ۲۷۔ اخاء ۱۳۷۲ ھش ' ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء

چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک ہوں

سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ (عبادت) اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔ چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اپنی قوموں میں' اور پھر ہر خاندان میں' اپنے آباء کے ذکر کو زندہ کریں

مجالس شوریٰ امامت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۳۰۔ شہادت ۱۳۷۲ ھش (۳۰۔ اپریل ۱۹۹۳ء)
کا مکمل متن جو حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

جماعتوں میں اجتماعات اور مجالس شوریٰ کا انعقاد

آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کی بعض جماعتوں میں یا اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں یا مجالس شوریٰ اور ایک مجلس شوریٰ کل بھی ہوگی۔ اس سلسلے میں مجھے متعلقہ جماعتوں کی طرف سے خصوصیت سے یہ پیغام ملا ہے کہ اگر آج (۔۔۔۔۔۔) ہمارا ذکر کرتے ہوئے کچھ نصائح ہو جائیں تو ہم ممنون ہوں گے۔ ان میں ایک تو صوبہ سرحد ہے جس کا سب سے پہلے پیغام ملا تھا۔ پھر یوگنڈا ہے۔ ان دونوں جگہوں میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ صوبہ سرحد کی جماعتوں کا تو چوتھا جلسہ سالانہ ہے اور یوگنڈا میں بھی جلسہ سالانہ ہے۔ جماعت جرمنی میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع اٹک کا سالانہ تربیتی اجتماع ہو رہا ہے۔ کل سے جماعت سپین کی مجلس شوریٰ پیڈرو آباد میں شروع ہوگی تو دو حصے ہیں۔ ایک اجتماعات کا اور ایک شوریٰ کا۔

سب سے پہلے میں اجتماعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض نصیحتیں ان احباب اور خواتین اور بچوں کو کرنی چاہتا ہوں جو ان اجتماعات پر جمع ہوئے ہیں اور اسی حوالے سے دنیا بھر کی جماعتوں کو بھی وہی نصیحتیں ہیں اور اس کے بعد (اللہ نے چاہا تو) مجلس شوریٰ سے متعلق چند اہم بنیادی امور پیش کروں گا۔

قوموں کی زندگی اور بقا کا اصول

(۔۔۔۔۔) ان کا تعلق تربیت سے ہے اور تربیت کے ایک ایسے حصہ سے ہے جس کا قوموں کی زندگی اور بقا سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔۔۔۔۔) وہ نیک لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیچھے بعض ایسی اولادیں چھوڑیں جنہوں نے (عبادت) کو ضائع کر دیا (۔۔۔۔۔) اور شہوات کی' اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگے (۔۔۔۔) پس وہ عنقریب ضرور اس کا بد نتیجہ (۔۔۔۔۔) دیکھیں گے۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو نیک لوگوں کی اولاد ہوئے اور پھر خود بھی توبہ کی یعنی از سر نو ایمان لائے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کیا (۔۔۔۔۔) اور نیک اعمال کرتے ہوئے زندگی گزاری (۔۔۔۔) یہ لوگ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی یعنی اعمال کی جزا میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی (۔۔۔۔۔) یہ ہیشگی کی جنّتیں ہیں۔ ان جنتّوں کا وعدہ رحمان خدا نے غیب سے اپنے بندوں سے فرمایا ہے (۔۔۔۔) اور یقیناً اللہ کا وعدہ ضرور لایا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا ایک وعدہ کرلیتا ہے تو جس سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ اس معاملہ میں بے اختیار اور بے بس ہو جاتا ہے اور خدا نے ضرور وعدہ پورا کر کے اس کے سامنے حاضر کر دینا ہے۔ پس یہ جنّتیں ایسی ہیں گویا زبردستی ان میں داخل کیا جائیگا یعنی خواہش تو ہر انسان کی ہوگی لیکن خواہش کرنے والے سے زیادہ اللہ کو ان کو جنتوں میں داخل کرنے کا شوق ہوگا (۔۔۔۔۔) یعنی میزبان کو مہمان سے بڑھکر مہمان کی عزت افزائی کا شوق ہے اور تمنا ہے اور وہ ضرور اس تمنا کو پورا کر کے رہے گا (۔۔۔۔۔) ایسے لوگ جو نیک لوگوں کی اولاد ہوں مگر (عبادت) کو ضائع کر دیں اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی شروع کر دیں۔ وہ ضرور بالآخر (گمراہی) تک پہنچتے ہیں (۔۔۔۔۔) گویا ان کا گمراہی کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے (۔۔۔۔۔) وہ ضرور ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں (۔۔۔۔۔) بے وقوفی اور جہالت میں وہ اپنا وجود کھو دیتے ہیں یعنی کامل طور پر بے وقوفی اور جہالت کے ہو رہتے ہیں۔ جہالتوں میں غرق ہو جاتے ہیں (۔۔۔۔۔) اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس وہ قومیں جن کا آغاز مذہبی ہوا اور جن کا آغاز اللہ کے حضور تقویٰ کے ساتھ شروع ہوا ہو۔ ان لوگوں کی اولادیں اگر (عبادت) سے ہٹ جائیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی شروع کر دیں تو یہ وہ انجام ہیں جن تک وہ ضرور پہنچیں گے۔

نئے زمانے کے چیلنج کا سامنا

اس (۔۔۔۔۔) زمانہ میں ہم نے جماعتوں کے حالات کا جہاں تک مطالعہ کیا ہے اور غور کیا ہے (۔۔۔۔۔) واقعہ یہ ہے کہ نیک لوگ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خود ایمان لاتے ہیں اور سچائی کو قبول کرتے ہیں وہ شاذو نادر کے طور پر ضائع ہوتے ہیں ورنہ ان کی بھاری اکثریت کامل وفا کے ساتھ آخر وقت تک اس پیغام کے ساتھ چمٹی رہتی ہے اور وہ ہر لمحہ نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ کبھی بھی آپ نے نہیں دیکھا ہو گا کہ انبیاء کی جماعتیں خود ضائع ہو گئی ہوں۔ ہاں جب انبیاء کی جماعتیں گزر جاتی ہیں اور ان کی جگہ نئی نسلیں آتی ہیں تو وہاں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خطرات شروع ہوتے ہیں۔ پس (کلام الٰہی) نے یہاں قومی بقا کا فلسفہ بیان فرمایا ہے اور ان خطروں سے متنبہ کیا ہے جن کے نتیجہ میں قومیں بالآخر تنزل، جہالت، گمراہی اور جہل اور ہلاکت کا شکار ہو جایا کرتی ہیں۔ پس وہ تمام جماعتیں جو آج ان اجتماعات میں تربیت کی غرض سے حاضر ہو رہی ہیں اور وہ تمام جماعتیں بھی جو (-----) سن رہی ہیں ان کو میں خصوصیت کے ساتھ اس (-----) مضمون کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ ہمیں یعنی اس صدی کے سر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو ایک نئے زمانہ کے چیلنج کا سامنا ہے۔ ہم ایسے جوڑ پر کھڑے ہیں جہاں ایک نسل ہی نہیں بلکہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل بھی تقریباً گزر چکی ہے۔ (رفقاء) کا زمانہ ختم ہوا اور شاذ کے طور پر برکت کے لئے دیکھنے کو ملتے ہیں اور وہ کبار تابعین جو (رفقاء) کے تربیت یافتہ تھے وہ بھی اکثر گزر چکے ہیں اور تابعین کا وہ گروہ باقی ہے جو چھوٹی عمر کا تھا اور ابھی اللہ کے فضل سے تابعین کا ایک طبقہ دنیا کی تمام جماعتوں میں نہیں تو بہت سی جماعتوں میں پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ان سے بڑی توقع اور امید ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) وہ نیکی کی اعلیٰ روایات کو اگلی نسلوں میں جاری کریں گے۔ یہ وہ خطرناک جوڑ ہے جو دو صدیوں کا بھی جوڑ ہے اور نسلاً بعد نسلٍ تیسرا جوڑ بنتا ہے اور اس جوڑ کی اگر ہم نے حفاظت کی اور (اس) مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی آئندہ نسلوں کے نگران ہوئے تو (اللہ نے چاہا تو) پھر ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔

عبادت کی حفاظت کے متعلق میں ذکر کر چکا ہوں۔ آئندہ بھی (اللہ نے چاہا تو) اس مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔ شہوات کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ آئندہ (اللہ نے چاہا تو) تربیتی (نصائح بیان کروں) گا۔ آج محض یہ ذکر ہی کافی ہے کہ یہ دو خطرات کے نشان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ہمارے سامنے کھول کر بیان فرما دیا اور تنبیہہ کر دی۔ اب آگے ہم پر ہے کہ ہم چاہیں تو تنبیہہ کو نظرانداز کر کے اپنے لئے ہلاکت کی راہ اختیار کر لیں خواہ اس تنبیہہ سے فائدہ اٹھائیں اور راہ راست پر قائم رہیں۔ اس ضمن میں بہت سی ایسی نصیحتیں کی جا سکتی تھیں جن کے پیش نظر جماعتیں اپنی نسلوں کی حفاظت کرتیں اور سارا (کلام الٰہی) اس مضمون سے بھرا پڑا ہے لیکن میں نے آج خصوصیت کے ساتھ ایک (بات) کو چنا ہے تاکہ اس مضمون کو کچھ آگے بڑھاتے ہوئے اس (-----) کی روشنی میں آپ کو نصیحت کروں کہ کیسے نئی نسلوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اپنے آباء کا ذکر کرنے کی برکات

(کلام الٰہی) نے جو بہت سے ذرائع بیان فرمائے ہیں ان میں ایک ذریعہ ذکر کا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آباء و اجداد کا ذکر زندہ رکھتے ہیں ان کے آباء و اجداد کی عظیم خوبیاں نسلاً بعد نسلٍ قوموں میں زندہ رہتی ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کا ذکر زندہ رکھتے ہیں صفات الٰہیہ ان قوموں میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں اور تربیت کی جان صفات الٰہیہ ہیں۔ پس اس پہلو سے اگر ہم اپنی آئندہ نسلوں کی ویسی ہی تربیت کرنا چاہتے ہیں جیسی پہلی نسلوں کی ہم نے دیکھی اور پہلی نسلوں نے ہماری کرنے کی کوشش کی تو ایک مرکزی نصیحت کا نکتہ جو (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے اس کو پلے باندھ لیں اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-----) کہ جب تم (-----) فارغ ہو جایا کرو تو (-----) پھر تم اللہ کا ویسے ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو (-----) بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر ذکر (اس) وقت یوں معلوم ہوتا ہے جیسے انسان خدا کی گود میں ہے اور ہر طرف سے نیکیوں نے اس کو گھیرا ہوتا ہے۔ (اس) سے فارغ ہونے کے بعد پھر دنیا میں واپس لوٹتا ہے اور اس وقت خطرات درپیش ہوتے ہیں ان خطرات سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ذکر الٰہی پر زور دو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو اور جب ایک نسل جو رفقاء کی نسل ہے وہ گزر جاتی ہے تو اگلی نسل میں ایک قسم کا ویسا ہی ماحول پیدا ہوتا ہے (-----) جیسے دوبارہ زمانے کے خطرات کے سامنے ان نسلوں کو پیش کر دیا گیا ہو اس وقت بھی یہی مضمون کار فرما ہو گا اور حفاظت کا یہی ایک طریق ہے جو کار آمد ثابت ہو سکتا ہے کہ ذکر میں پناہ لو۔ ذکرکم اباءکم کا مضمون سمجھنے کے لائق ہے۔ دنیا میں جتنی قومیں ہیں وہ اپنی اعلیٰ روایات کی حفاظت اپنے قومی ہیروز اور بزرگوں کا ذکر کر کے کیا کرتی ہیں۔ اگر قوموں کی تاریخ سے ان کے آباء کا ذکر مٹا دیا جائے اور فراموش کر دیا جائے تو وہ قومیں اپنی ان تمام روایات کو بھول کر ان رستوں کو کھو دیں گی جن روایات پر چلتے ہوئے ان کے آباء نے بعض رستوں پر قدم مارے تھے اور ترقیات ان کو نصیب ہوئی تھیں۔ پس ذکر کا مضمون آئندہ نسل کی تربیت کے ساتھ ایک بہت گہرا تعلق رکھتا ہے۔

یہاں جو ذکرکم اباءکم فرمایا گیا ہے اس میں مثال تو دنیا کے ذکر کی دی ہے لیکن مذہبی تعلق میں نصیحت ہے اس لئے ہمیں ذکرکم آباءکم کی بھی وہ تشریح کرنی پڑے گی جو قرآنی آیات کے مطابق ہو اور قرآن کے مضمون کے مطابق ہو۔ اگر دنیا کی قوموں سے کہا جائے کہ تم اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو تو ان کے ذہن میں مختلف قومی ہیرو ابھریں گے مگر جب مذہبی دنیا میں گفتگو ہو (-----) مضمون ایک اور رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ یہ ذکر ہمیں (کلام الٰہی) میں ملتا ہے۔ (-----) ابراہیمؑ کا ذکر ملتا ہے نوحؑ کا ذکر ملتا ہے۔ آدمؑ کا ذکر ملتا ہے اور ابراہیمؑ کے بعد نسلاً بعد نسلٍ ان اولادوں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اپنے آباء کے ذکر کی حفاظت کی تھی۔ پس یہ ذکر اللہ کے ذکر کے ساتھ اس طرح مل جاتا ہے جیسے دو چیزیں ایک دوسرے میں پیوستہ ہو کر یک جان ہو جائیں اور ایک کا دوسرے سے فرق نہ رہے تو اپنے بزرگ آباء کے حوالے سے اپنی اعلیٰ روایات کو زندہ رکھو اور ذکر الٰہی میں اور بھی زیادہ شدت اختیار کرو۔ (-----) یعنی بزرگوں کا ذکر جن کا تعلق خدا سے باندھا گیا ہو تفاخر میں داخل نہیں ہے اور (ایمان والوں) کو یہی زیب دیتا ہے کہ ایسا ہی ذکر کیا کریں اور وہ ذکر خود بخود خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ (-----) آپ کو بڑے بڑے نامور عرب لوگوں کا کہیں کوئی ذکر دکھائی نہیں دے گا۔ کہیں کوئی ذکر نہیں ملے گا۔ وہ بڑے بڑے عرب رہنما اور ہیرو اور بڑے بڑے سردار جن کے ذکر سے عربی شاعری اٹی پڑی ہے ان کا کوئی ذکر آپ کو نہیں ملتا۔ ان آباء کا ذکر ملتا ہے جن کا (کلام الٰہی) میں ذکر موجود ہے جن کا خدا سے تعلق تھا اور وہ ذکر لازماً اللہ کے ذکر کی طرف لے جاتا ہے اور "اشد ذکر" بن جاتا ہے (-----) کہ جب خدا کا ذکر آئے تو وہ ساری روح پر قبضہ کر لے اور انسان کے وجود میں ایک غیر معمولی شان اور جلال پیدا ہو جائے۔ اس کا وجود خدا کے ذکر سے لرزنے لگے اور ماحول کو لرزہ براندام کرے۔ ایسی ریڈیائی لہریں پھیلا دے کہ جن تک وہ لہریں پہنچیں وہ بھی ان سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر اسی ذکر کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں۔ یہ "اشد ذکرا" کا مضمون ہے۔ (-----)

زندہ رہنے والی قوموں کے طریق

میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ایسے بزرگ آباء و اجداد جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانہ میں آپ کے بعد "اولیٰ" یا "ثانیہ" میں بیعتیں کی تھیں اور غیر معمولی دینی ترقیات حاصل کیں غیر معمولی قربانیاں دیں ان کا ذکر اگلی نسلیں بھول رہی ہیں اور ان کے ماں باپ بھی اس ذکر کو زندہ نہیں رکھتے۔ نتیجتاً وہ کتابوں کے پھول بنتے جا رہے ہیں اور کتابیں بھی ایسی جن کو کم لوگ پڑھتے ہیں پس یہ انداز جو ہے یہ زندہ رہنے کا انداز نہیں ہے (کلام الٰہی) نے ہمیں زندگی کا جو راز سمجھایا ہے اس کی رو سے آپ کو اپنے آباء و اجداد کے ذکر کو لازماً زندہ رکھنا ہو گا۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء و اجداد میں (رفقاء) یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔ مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے' تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو امی یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو ان کے چہرے پر ہوائیاں نہیں اڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ' اپنے دادا کا نام نہیں پتہ' یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے۔ یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے۔ ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئے تھا کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے' جو آئندہ ان کے اخلاق کی حفاظت کریگا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء و اجداد کون تھے۔ کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے (اپنے آباء کے ذکر) کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان نیک لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں۔ اپنی اپنی قوموں میں ان کے ذکر کو زندہ کریں اور پھر ہر خاندان میں اس ذکر کو زندہ کریں۔ پھر جیسا کہ (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے یہ ذکر لازماً ذکر الٰہی میں تبدیل ہوگا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ کے تعلق میں ہے۔ یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں۔ ان کا خدا کے سوا کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-----) کی بات کریں تو ان کے آباء و اجداد' خاندان' قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا۔ ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہً خدا کا ہو چکا تھا اور اس نے اپنے خون کے ایک ایک خطرہ سے اپنی وفا ثابت کی۔ اس کو "ذکر کم آباء کم" کہتے ہیں یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی حقیقت کوئی نہیں رہتی۔ ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کرکے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے۔ پس ان معنوں میں آپ اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔ مجھے پتہ ہے کہ تربیت کے لئے بہت سی تقریریں ہونگی' مضامین لکھے جائیں گے۔ نصیحتیں ہونگی مگر ایسی تقریریں اور ایسی نصیحتیں جو علمی لحاظ سے کوشش کرکے تیار کی گئی ہوں اگر ان میں دل نہ ہو تو بے اثر ہوتی ہیں۔ کوئی اثر پیدا نہیں کرتیں۔ تقریروں میں اثر پیدا کرنے کے لئے ایک لگن چاہئے جس میں ایک انسان کا سارا وجود اس مضمون میں شامل ہو جائے جو وہ پیش کر رہا ہے اس کے بغیر زبان میں اثر پیدا نہیں ہو سکتا اور یہ وہ ذکر ہے جو میں بتا رہا ہوں کہ اس ذکر کے ساتھ کوئی زبان بھی اثر کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔ کسی لمبی چوڑی تیاری اور محنت کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف تاریخ کے اپنے ان اوراق کو کھولیں اور دیکھیں تو سہی کہ پہلے لوگ کیسے تھے اور کیا تھے' کن کن خاندانوں کے بزرگ کن کن قربانیوں کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے کیا کیا قربانیاں دیں۔ کس طرح وفا کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔ کس طرح آخری سانس تک وہ خدا کے ہو رہے اور خدا ہی کی خاطر وہ جیئے اور خدا ہی کی خاطر مرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذکر کو زندہ کرنا ضروری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جو بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ شاذ کے طور پر بہت ہی کم (انحراف) کے کچھ نمونے ان نسلوں میں ملتے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان کے اندر دین داخل ہی نہیں ہوا تھا۔ دنیا کی خاطر یا کسی اور دھوکے میں آکر وہ دین میں داخل ہوئے۔ خالی آئے اور خالی واپس چلے گئے لیکن بہت کم مثالیں ہیں۔ بھاری مثالیں وہ ہیں جو آخر وقت تک باوفا رہے اور ثابت قدم رہے لیکن آگے نسلوں میں آپ کو وہ بات یاد دکھائی نہیں دیتی یا بعض نسلیں دین سے سرک کر دور ہٹ چکی ہیں اور کوئی رابطہ نہیں رہا۔

آباء و اجداد کے ذکر سے خدا کی طرف لائیں

پس آج ضرورت ہے کہ ان کو کھینچ کر واپس لایا جائے اور ان کو خدا کی طرف واپس لانے کے لئے بہترین طریق اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا دیا ہے ان سے خالی خدا کی بات کرکے دیکھیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن سے میرا رابطہ ہو چکا ہے یعنی صوبہ سرحد کے دورے کرتا رہا ہوں۔ بنگلہ دیش کے دورے کرتا رہا ہوں اور سیالکوٹ وغیرہ کی ایسی کئی دیہاتی جماعتیں ہیں وہاں دوروں وغیرہ پر رابطہ کرکے دیکھا ہے کہ جو خشک سے ہو چکے ہوں' جن کے دل بجھ چکے ہوں' جن میں ولولہ باقی نہ رہا ہو ان سے براہ راست خدا کے متعلق باتیں کریں' نصیحت کریں کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر ان کو یہ بتائیں کہ تمہارا باپ فلاں تھا اور یہ یہ کیا کرتا تھا۔ تمہارے باپ نے احمدیت کے لئے یہ قربانیاں دیں تو ان کی آنکھوں میں ایک شمع سی جلنے لگتی ہے۔ اچانک ایک جان پیدا ہو جاتی ہے انہماک پیدا ہو جاتا ہے اور اس ذکر کے ساتھ پھر اللہ کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کریں تو وہ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ آپ کے ساتھ قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے ان مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا ایک راز ہمیں سکھا دیا ہے۔ صوبہ سرحد میں خصوصیت کے ساتھ ایسی بہت سی نسلیں پھیلی پڑی ہیں اور پنجاب میں اور بنگال میں اور اسی طرح بعض دوسرے ممالک میں بھی موجود ہیں مثلاً یوگنڈا ہے جس میں آج اجتماع ہو رہا ہے وہاں بڑے بڑے دین کے لئے عظیم الشان قربانی کرنے والے خدمت دین میں منہمک رہ کر زندگی گذارنے والے وجود تھے اور ان کی تاریخ سے یوگنڈا کی تاریخ روشن ہے لیکن آگے اولادیں یا ٹھنڈی پڑ گئیں یا کسی وجہ سے پیچھے ہٹ گئیں اور بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے جماعت سے تعلق کلیتہً توڑ لیا۔ بعض ایسے ہیں جو ایسا تعلق رکھ رہے ہیں جو گویا نہ ہونے کے برابر ہے لیکن جب بھی ان سے رابطہ ہوا ہے اور ان کے آباء و اجداد کے ذکر سے ان کو میں نے واپس آنے کی نصیحت کی ہے تو خدا کے فضل سے نیک اثر پیدا ہوا ہے۔ یوگنڈا کے دورہ کے وقت بھی' کینیڈا کے دورہ کے وقت بھی ایسے خاندان مجھے ملے کہ جب ان کے آباء کا ذکر کیا گیا تو ایک دم آنکھیں چمک اٹھیں اور ایک ذاتی تعلق پیدا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھر احمدیت کے ساتھ تعلق ساتھ ساتھ قائم ہوتا چلا گیا تو یہ ایک گر ہے جو (کلام الٰہی) نے ہمیں سکھایا ہے اسے استعمال کریں۔ پھر دیکھیں کہ (اللہ نے چاہا تو) آپ کی آئندہ نسلوں کی اعلیٰ اقدار کی حفاظت ہوگی اور وہ اقدار جو مٹ چکی ہیں انہیں از سر نو زندہ کیا جاسکے گا۔

صوبہ سرحد کے احمدی بزرگوں کا ذکر

مثال کے طور پر میں نے صوبہ سرحد کے بعض بزرگوں کے نام پیش نظر رکھے ہیں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ایک دفعہ صوبہ سرحد کے بزرگوں کا خصوصیت سے ذکر فرمایا اور یہ بیان کیا کہ حضور یعنی حضرت (جماعت احمدیہ الثانی) کے علم کے مطابق کوئی اور ایسا صوبہ کوئی اور ایسا ملک نہیں جس میں صوبہ سرحد کی طرح بڑے لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ کی ہو اور جس کثرت سے صوبہ سرحد میں بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ کی ہے اور خدمت دین میں اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔ "حضرت (جماعت احمدیہ الثانی) فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی۔ اس مضمون کو پکڑتے ہوئے میں آج بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ خصوصیت سے صوبہ سرحد جہاں یہ اجتماع ہو رہا ہے ان کو اپنے آباء کا ذکر سن کر خوشی ہو اور طبیعت میں ولولہ پیدا ہو اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بتائیں کہ ہم کون تھے اور ہمارا زندگی کا پانی کن پاک چشموں سے پھوٹا تھا جو رفتہ رفتہ اب دریا بنتا چلا جا رہا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے خاندان پھیلتے پھیلتے اب اس طرح پھیل چکے ہیں کہ سب دنیا میں پھیل چکے ہیں اور مستحکم ہو چکے ہیں تو اس رنگ میں اس ذکر خیر سے میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہو گی اور آج میں نے جو یہ گاؤن پہنا ہوا ہے یہ بھی خصوصیت سے اس وجہ سے پہنا ہے کہ یہ صوبہ سرحد کا گاؤن ہے۔ میں نے سوچا کہ ان کو سرحد کی تاریخ یاد کراتے وقت گاؤن بھی وہ پہنوں جو ان کو دکھائی دے کہ ہمارے ملک کا ہے اور زیادہ اپنائیت محسوس ہو۔

اب میں "حضرت جماعت احمدیہ الثانی) کا یہ اقتباس آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "اس صوبہ میں (یعنی صوبہ سرحد میں) بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ وہ پنجاب کے احمدیوں میں اس قسم کا اثر و رسوخ رکھنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزار میں سے ایک بھی نہیں (یہ دیکھیں' کتنا فرق نمایاں کر کے آپ نے دیکھا اور دکھایا) لیکن صوبہ سرحد میں ہر سو احمدیوں میں سے ایک دو ایسے ہیں جو چوٹی کے خاندانوں میں سے ہیں۔ پنجاب میں کوئی ایک دو ہو گئے جیسے نواب محمد علی خان صاحب رئیس یا ملک عمر علی صاحب ہیں مگر صوبہ سرحد میں خاندانی وجاہت اور اثر و رسوخ رکھنے والے کئی ہیں۔ مثلاً صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب کے بھائی بہت بڑے خاندان میں سے ہیں۔ (مراد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے ہے جو صاحبزادہ عبدالحمید' صاحبزادہ عبدالسلام' صاحبزادہ عبدالرشید صاحب کے اور ان کے بہنوں بھائیوں کے والد تھے اور صوبہ سرحد کا بہت ہی معزز خاندان تھا اور ان کے نیک اثرات بڑی مدت تک سارے علاقے پر قائم رہے اور اس خاندان کی عزتیں رہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ پھر کیوں اور کیا ادبار آیا کہ بظاہر بچے مخلص بھی ہیں لیکن پھر بھی وہ اثر و رسوخ باقی نہیں رہا۔ کوئی اندرونی کمزوری ایسی ہوئی ہو گی جس کے نتیجہ میں یہ رسوخ مٹ گئے ورنہ اللہ تعالیٰ نیک اثرات کو مٹنے نہیں دیا کرتا جب تک انسان کے اندر کوئی خامیاں نہ پیدا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوا لیکن ان کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے بزرگ نیک آباء کی اعلیٰ رسموں کو مضبوطی سے دوبارہ اختیار کریں اور زندہ کریں اور پھر دیکھیں کہ دنیاوی اثر خود بخود غلاموں کی طرح پیچھے چلا آئے گا۔ دنیاوی اثر کی خاطر نہیں کرنا بلکہ (کلام الٰہی کے) بیان کے مطابق ان آباء کے ذکر کو زندہ کرنا ہے جن کا ذکر (کلام الٰہی) زندہ فرماتا ہے۔ وہ ذکر زندہ کرنا ہے جو ذکر الٰہی کی طرف لے جاتا ہے اور پھر "اشد ذکرا" بن کر خدا کی یاد میں منتقل ہو جاتا ہے۔ دنیا کے اثرات اور دنیا کے رسوخ تو پھر غلاموں اور لونڈیوں کی طرح پیچھے چلتے ہیں۔ انہوں نے تو آنا ہی ہے)

پھر فرماتے ہیں:

"... اسی طرح دلاور خان صاحب ہیں' محمد اکرم صاحب ہیں' محمد اکبر صاحب ہیں' احیاء الدین صاحب ہیں۔ (یہاں جنرل احیاء الدین مراد ہیں) محمد علی خان صاحب ہیں۔ ملک عادل شاہ صاحب ہیں۔ امیر اللہ خان صاحب ہیں۔ عبدالحمید صاحب زیدہ والے ہیں۔ گویا چند سو احمدیوں میں سے ایک درجن کے قریب ایسے احمدی ہیں جو بھاری اثر و رسوخ رکھنے والے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نسبت کے لحاظ سے باقی ہندوستان میں با اثر خاندانوں میں سے کم احمدی ہوئے ہیں۔"

(الفضل قادیان ۹۔ دسمبر ۱۹۴۴ء)

احمدیت کی صوبہ سرحد میں تاریخ جماعت احمدیہ کے آغاز کی تاریخ کے ساتھ اکٹھی شروع ہوتی ہے۔ پہلے رفیق جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہاتھ پر ۱۸۸۹ء میں بیعت کی اور لدھیانہ کی بیعت میں شامل ہوئے ان کا نام حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب تنگے براہ تھا۔ یہ تنگے براہ جگہ کا نام ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ان کی نہ صرف بیعت لی بلکہ ان کو آگے بیعت لینے کی اجازت دی اور اپنا نمائندہ مقرر فرمایا کہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ میری نمائندگی میں میری بیعت لوگوں سے لیا کرو۔ ان کی آگے کوئی اولاد نہیں تھی اور اس میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص احسان تھا کہ ان کو خدا تعالیٰ نے روحانی اولاد کثرت سے عطا فرمادی اور جسمانی اولاد کی کمی اس طرح پوری ہو گئی کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور آپ کی روحانی اولاد کے درمیان ایک واسطہ بن گئے۔ دیگر (رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) میں خان بہادر قاضی عبدالقادر خان صاحب پشاور شہر کا ذکر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ نے ۲۵۔ اگست ۱۸۸۹ء میں بیعت کی۔ بیعت لدھیانہ میں تو شامل نہیں ہوئے لیکن اسی سال بیعت کر لی۔ قاضی محمد حسن صاحب "خان العلماء" جو پشاور شہر کے رئیس تھے اور وزیر افغانستان رہے ہیں ان کے یہ پوتے تھے خان بہادر قاضی عبدالقادر خان صاحب۔ ان کی اولاد کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ کہاں گئی۔ کیا ہوا؟ یہ سرحد کی جماعتوں کا کام ہے کہ ان کو تلاش کریں۔ پھر حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب پشاوری ہیں جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (-----) کے خسر تھے۔ حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب محلہ باقر شاہ پشاور۔ حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی بیعت ۱۷۔ مئی ۱۸۹۰ء کی ہے اور حضرت قاضی عبدالرحمٰن صاحب (-----) کی بیعت ۲۸۔ دسمبر ۱۸۹۰ء کی ہے۔ پھر حضرت سید احمد شاہ صاحب ولد میر بادشاہ صاحب پشاور ہیں انہوں نے ۲۰۔ فروری ۱۸۹۲ء کو بیعت کی۔ پھر (-----) حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (----) صاحب (-----) ہیں۔ آپ نے دسمبر ۱۹۰۰ء میں بیعت کی۔ پھر حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب بانڈھی ڈھونڈاں ایبٹ آباد بیعت اکتوبر ۱۹۰۱ء پھر حضرت مولوی محمد یحیٰ صاحب دیپ گراں ہزارہ بیعت ۱۹۰۶ء۔ یہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب جو لاہوری جماعت کے موجودہ امیر ہیں ان کے والد تھے۔ پھر قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی۔ ڈاکٹر قاضی مسعود صاحب جو آج کل شکاگو میں ہیں ان کے والد ہیں اور ان کی نسل بھی اللہ کے فضل سے احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہے اور اکثر نیکیوں میں آگے آگے ہے۔ پھر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ (------) انہوں نے مئی ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ پھر مکرم امیر اللہ خان صاحب (رفیق) آف اسماعیلہ ہیں۔ ان کی اولاد میں ایک کے سوا باقی سب خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ ہمارے بشیر رفیق صاحب جو امام صاحب کہلاتے ہیں ان کی بیگم کے دادا تھے۔

دیگر بزرگان جن کی اولاد مخلص احمدی ہے یا اکثریت اللہ کے فضل سے اچھی مخلص احمدی ہے ان میں قاضی محمد شفیق صاحب ہیں۔ حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب ہیں جو ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے دادا اور بشیر رفیق صاحب کے نانا تھے۔ خان بہادر دلاور خان صاحب کا ذکر ہو چکا ہے۔ صاحبزادہ ہاشم جان صاحب مجددی ان کی ایک ہی بیٹی ہے وہ خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور بڑی مخلص احمدی ہیں۔ مرزا غلام حیدر صاحب ہمارے مرزا مقصود احمد صاحب وغیرہ کے والد تھے۔ یہ مشہور خاندان ہے۔ کرنل صاحبزادہ احمد خان صاحب ساکن مٹھا ضلع مردان۔ صاحبزادہ سیف الرحمان صاحب آف بازید خیل۔ منشی محمد دانشمند خان صاحب جو بشیر رفیق خان صاحب کے والد تھے (فوت ہو چکے ہیں) مکرم محمد اکرم خان صاحب درانی۔ ان کے بیٹے محمد ہاشم خان صاحب کے بیٹے کی شادی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ فقیر محمد خان صاحب ایگزیکٹو انجنیئر خان بہادر محمد علی خان صاحب بنگش آف کوہاٹ۔ مکرم محمد خواص خان صاحب آف رشکی جو ڈاکٹر سعید خان صاحب کے والد تھے۔ عبدالقیوم خان صاحب آف شیخ محمدی۔ قاضی محمد عمر جان صاحب آف ہوتی۔ آدم خان صاحب جو سابق امیر ضلع مردان تھے۔ اب بھی خدا کے فضل سے زندہ اور بہت ہی مخلص فدائی دین کا علم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ صوفی غلام محمد صاحب آف ڈیرہ اسماعیل خان۔ ان کی اولاد یہاں انگلستان میں موجود ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف ٹوپی جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ہیں جن کی اولاد کا تعلق (امامت) احمدیہ سے کٹ کر لاہوری جماعت سے ہو گیا یا سرکتے سرکتے وہ جماعت احمدیہ کے دائرہ سے باہر نکل گئے۔ ان بزرگوں کی ایک لمبی فہرست ہے اور اس وقت' وقت نہیں ہے کہ وہ ساری فہرست پیش کر سکوں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا ہماری تاریخ میں ذکر نہیں ملتا لیکن صوبہ سرحد کے سفر کے دوران جب بعض بڑے بڑے لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئیں تو انہوں نے یہ خود تسلیم کیا اور بتایا کہ ان کے والد مخلص احمدی تھے لیکن حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے تعلق سیاسی وجوہ سے مخفی رکھتے تھے اور جہاں تک ان کے عقائد کا تعلق ہے وہ نہ صرف احمدی بلکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔

پرائیویٹ مجالس میں ذکر کی ضرورت

بعض ایسے بزرگ ہیں جو زندہ ہیں اور بڑے بڑے سیاسی مناصب پر پہنچے ہوئے بھی ہیں ان کا نام لینا مناسب نہیں کیونکہ ان کے والد اپنی نیکی کے باوجود شرماتے تھے تو وہ تو پھر اور بھی زیادہ خفت محسوس کریں گے اور گھبرائیں گے کہ ہمیں کیوں احمدیت کی طرف منسوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیا گیا مگر پرائیویٹ مجالس میں وہ ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے پرائیویٹ مجالس میں ذکر کرنا چاہئے۔ وہی رستہ ہے جو (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے۔ آباء کے ذکر سے خدا کے ذکر کی طرف ان کو منتقل کر دیں۔ آباء کا ذکر کرتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھیں اور ذکر اللہ میں جا کر اپنی آخری منزل تک پہنچیں اور وہاں اپنے سفر کا اختتام کریں۔ یہ وہ طریق ہے جس سے ہم بہت سے کھوئی ہوئی اعلیٰ اقدار کو واپس لے سکتے ہیں۔ دوبارہ اختیار کر سکتے ہیں اور قوموں کی زندگی کا راز اس میں ہے اور (کلام الٰہی) نے بہت ہی گہرا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے جس کا قوموں کے عروج اور زوال سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پس یوگنڈا ہو یا صوبہ سرحد کی جماعتیں ہوں یا پنجاب کی یا بنگلہ دیش کی جماعتیں ہوں یا ہندوستان وغیرہ دنیا میں اور جہاں جہاں بھی احمدیہ جماعتیں ہیں جن میں پہلی نسل کا تعلق (رفقاء) یا تابعین سے تھا وہ خصوصیت سے میرے پیش نظر ہیں ان کے علاوہ بھی جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے۔ مثلاً افریقہ کے بعض ممالک میں ایسے بزرگ بھی ہیں جنہوں نے نہ (رفیق) دیکھا نہ تابعی سے تربیت حاصل کی مگر اخلاص میں غیر معمولی ترقی کر گئے اور اپنے علاقے میں اخلاص اور قربانی کی عظیم الشان مثالیں قائم کر گئے ہیں جو زندہ جاوید ہونگی۔ ایسے علاقوں میں ان سے بات چلانی چاہئے۔

پس تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئے اور تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کے ذکر خیر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہئے۔ سب سے زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباء و اجداد کے اعلیٰ اخلاق کا علم ہو۔ ان کی قربانیوں کا علم ہو۔ ان کا ذکر کریں تو ان کا دل اس سے پگھلے اور ان کی محبت اللہ کی محبت میں تبدیل ہونے لگے۔ جن بزرگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے بعض ایسے ہیں بلکہ بہت سے ایسے ہیں کہ ان کا ذکر جب آپ پڑھتے ہیں تو خواہ آپ کا ان سے خونی رشتہ نہ بھی ہو آپ کا دل ان کی محبت میں اچھلنے لگتا ہے۔ پس جن کا خونی رشتہ ہے ان کے اوپر تو ان کی مثالیں بہت گہرا اثر کریں گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ (کلام الٰہی) کے بیان فرمودہ اس اہم تربیتی نکتہ کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اور ساری دنیا میں ذکر کم آباء کم کا ایک ایسا سلسلہ جاری ہو جائے جو لازماً "او اشد ذکراً" پر ختم ہو یعنی اللہ کے زیادہ شدید زیادہ پر جوش زیادہ محبت والے ذکر پر اس کا انجام ہو۔

مجالس شوریٰ کی ہدایات پر مشتمل کیسٹس سنوائی جائیں

اس کے بعد اب اگرچہ وقت تھوڑا سا رہ گیا ہے لیکن مجلس شوریٰ سے متعلق کچھ باتیں ضرور کرنی چاہتا ہوں۔ میں نے بارہا بیان کیا ہے کہ مجالس شوریٰ (امامت) کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ (امامت) اور شوریٰ یہ دو مضمون ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے۔ اس پہلو سے میں نے تمام دنیا میں شوریٰ کے انعقاد پر زور دیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر نظر بھی رکھوں اور اگر کہیں غلطیاں ہو رہی ہیں تو اپنے سامنے ان کی اصلاح کر دوں تاکہ آئندہ صدی میں ہماری طرف سے کوئی غلط روایات نہ آگے پہنچ جائیں اور جہاں تک مجلس شوریٰ کی روایات کا تعلق ہے یہ حضرت (جماعت احمدیہ الثانی) کے ایک بڑے لمبے دور پر پھیلی پڑی ہیں اور بہت ہی قیمتی روایات ہیں ان سے آشنائی کے بعد مجلس شوریٰ کا جو تصور دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے اور ذہن پر نقش ہوتا ہے اس تصور کو میں نے ان مجالس شوریٰ میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ مجلس شوریٰ پر جب نظر نہ رکھی جائے یا مجلس شوریٰ میں شامل لوگ یہ سمجھیں کہ ہم اس وقت آزادی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم پر کوئی نظر نہیں ہے تو وہ بدکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رستے سے ہٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کی مجالس شوریٰ کی بعض باتوں سے متاثر ہو کر ایسے انداز اختیار کر لیتے ہیں جن کا تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پس ان کو بار بار سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں میں نے جہاں تک یورپ کی مجالس سے خطاب کیا ہے ان کا ریکارڈ موجود ہے۔ میری یہ نصیحت ہے کہ مجلس شوریٰ کا جہاں بھی انعقاد ہو اس سے پہلے منتظمین کوشش کریں کہ وہ کیسٹس جن میں مجلس شوریٰ سے متعلق میں نے ہدایتیں دی ہوئی ہیں ان کو خوب غور سے سنیں اور اگر ہو سکے تو ان میں سے بعض مجلس شوریٰ کے اراکین کو سنائیں بھی اس سے (اللہ نے چاہا تو) ان کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ ابھی پچھلے سال ایک مجلس شوریٰ بیلجیئم میں منعقد ہوئی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض پرانے مربی بھی موجود ہیں ہمارے کیپٹن شمیم احمد صاحب بھی بڑے مخلص فدائی اور تجربہ کار احمدی ہیں لیکن مجلس شوریٰ کے وقت میں نے محسوس کیا کہ روایات سے ناواقفیت ہے اور تصور پوری طرح صحیح نہیں ہے کہ مجلس شوریٰ کیا ہوتی ہے۔ کیسے منعقد کی جاتی ہے؟ پس شروع میں میں نے ان کو بھی تفصیل سے سمجھایا اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس کی ریکارڈنگ ہو چکی ہے اگر وہ ریکارڈنگ تمام ممالک کو نہ گئی ہو تو وہ حاصل کریں۔ اس میں آپ کو بہت سے ایسے امور مل جائیں گے جن کو سمجھے بغیر آپ کو مجلس شوریٰ کا صحیح تشخص نہیں ہو سکتا۔ پتہ نہیں لگ سکتا کہ شوریٰ ہے کیا چیز۔؟ کس نے مشورہ لینا ہے؟ کس سے لینا ہے؟ مشورے کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح دیا جاتا ہے؟ کیا مشورے کی حیثیت ویسی ہی ہے جیسے دنیا میں پارلیمنٹس میں فیصلوں کی حیثیت ہوتی ہے یا اس سے مختلف ہے؟ ان تمام امور پر میں نے اس میں روشنی ڈالی اور وضاحت کی ہے۔ پھر احمدیوں کے لئے نام پیش کرنے کے آداب۔ مجلس شوریٰ کس طرح منعقد کی جاتی ہے؟ یہ سارے امور بیان کئے ہیں لیکن اس سے پہلے غالباً سویڈن میں بھی اور انگلستان میں بھی اور ناروے میں بھی ان مضامین پر روشنی ڈال چکا ہوں اور وہ ساری کیسٹس مہیا ہو سکتی ہیں۔ اس تھوڑے وقت میں تفصیل سے میں دوبارہ روشنی تو نہیں ڈال سکتا لیکن یہ بتا رہا ہوں کہ ان کیسٹس سے آپ استفادہ کریں ان سے آپ کو مجلس شوریٰ سے متعلق بہت کچھ معلوم ہو گا۔

ایک خطرناک رجحان کی نشاندہی

مجلس شوریٰ کی اعلیٰ اقدار کی حفاظت بہت ضروری ہے میرا تجربہ ہے کہ باوجود نصیحتوں کے جب میں وہاں موجود نہ ہوں جہاں مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے تو کچھ لوگ رستے سے ہٹنے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میرے سامنے ان کا انداز اور ہو گا اور جب میں ان کو نہیں دیکھ رہا ان کا انداز اور ہو گا۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک رجحان کی نشاندہی کرنے والی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (صاحب ایمان) تو خدا کے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور خدا ہر جگہ ہے اور ہر وقت دیکھ رہا ہے جب تک یہ رجحان پیدا کر کے ہم اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتے اس وقت تک تقویٰ کے لباس سے ہم عاری رہیں گے۔ تقویٰ کے بغیر ہماری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں ہے اور تقویٰ کے مضمون کی جان یہ ہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ سبحان من یرانی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہ نظم ہر بیاہ شادی کے اوپر آپ بار بار سنتے ہیں جلسوں پر بھی سنائی جاتی ہے اور یہ مصرعہ تو ٹیپ کا مصرعہ ہے جو بار بار دہرایا جا رہا ہے۔ سبحان من یرانی۔ سبحان من یرانی۔ پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ آپ یہ سوچا کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے۔ اگر مجلس شوریٰ میں شامل ہوتے وقت آپ یہ خیال کریں کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہمارے اطوار ہمارے انداز پر اس کی نظر ہے اگر ہم نے کوئی بد اخلاقی کی‘ اگر کسی طرح اپنے بھائی کا تحقیر سے ذکر کیا‘ کسی کا دل دکھایا‘ مشورہ دیتے وقت اپنی انانیت پیش نظر رکھی‘ اپنی چالاکی‘ اپنا زیادہ علم لوگوں کے سامنے دکھانے اور نمائش کرنے کی کوشش کی تو یہ ساری وہ باتیں ہیں جن کو خدا دیکھ تو رہا ہے مگر کراہت کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور اگر اپنے محبوب کی کراہت کی نظر انسان پر پڑے تو اس سے انسان کا وجود دہل جاتا ہے‘ لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اسی لئے انسان اپنے پیارے اور اپنے محبوب کے سامنے جس کے جذبات کی اس کے دل میں کچھ قدر ہوا کرتی ہے صاف ستھرا ہو کر بن ٹھن کر جاتا ہے اور اپنے عیوب پر پردے ڈال کر جاتا ہے۔ پہلی رات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہاگن جب اپنے خاوند کے سامنے جاتی ہے تو اس کو اتنا بنایا سجایا جاتا ہے' اس کے ہر قسم کے عیوب پر پردے ڈالے جاتے ہیں۔ ایسے غازے ملے جاتے ہیں جس سے چہرے کے داغ مٹ جائیں۔ وغیرہ وغیرہ خدا کے سامنے (ایمان والے) کی روح نے جانا ہے تو اس سے زیادہ حسین سہاگن بن کر جانا چاہیے اور خدا کے سامنے جانے کا مضمون تو یہ ہے کہ سبحان من یرانی۔ ہر حال میں اس کے سامنے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر حال میں ہر وقت خدا دکھائی دے نہیں سکتا اور یہ اللہ کا احسان ہے اگر ہر وقت دکھائی دے تو (ایمان والے) کی تو لرزتے لرزتے زندگی ختم ہو جائے۔ یہ خدا کی شان ہے کہ وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ اس کا باطن ہونا اس کے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس لئے کہ وہ جب ہٹ جاتا ہے تو اس وقت کچھ تھوڑی سی زیادہ آزادی سی ملتی ہے۔ انسان تھوڑا سا Relax ہو جاتا ہے (ڈھیلا پڑ جاتا ہے) اور جہاں میں RELAX کہتا ہوں تو میرا مطلب ہے وہ لوگ جن کو نیکی کی زندگی بسر کرنے کی پوری عادت نہیں پڑتی وہ بار بار کچھ آرام چاہتے ہیں اور خدا کا باطن یا غائب ہونا ان کو وہ آرام مہیا کر دیتا ہے لیکن ایسے مواقع جو خاص اہمیت کے مواقع ہیں مثلاً (عبادت) کے لئے (بیت) میں جانا یا گھر میں (عبادت کرنا) یا اہم دینی مجالس میں شامل ہونا ان مجالس پر خدا کے حاضر ہونے کا احساس بہت نمایاں ہو جاتا ہے پس جب میں کہتا ہوں کہ سبحان من یرانی کے مضمون کو پیش نظر رکھیں تو مراد یہ ہے کہ جب سجدہ گاہوں میں جائیں۔ جب خدا کی عبادت کے لئے کھڑے ہوں۔ جب خدا کے ذکر کی مجالس میں شامل ہوں تو اس وقت کم سے کم RELAX نہ ہوا کریں۔ اس وقت خدا کے تصور کو پوری طرح حاضر کر کے اپنے انداز کو اور اپنے اطوار کو سجائیں۔ ان کو زینت دیں۔ اپنے وجود کو ہر قسم کی شیطانی اداؤں سے محفوظ کر دیں۔ یہ مضمون بیان کرنا تھوڑا سا مشکل ہے۔ میرے ذہن میں ہے لیکن بعض دفعہ مناسب الفاظ حاضر نہیں ہوتے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا کی حضوری کا تصور آپ کے اوپر چھا جائے تو اس وقت انسان دو قسم کی حرکتیں خود بخود کریگا۔ ایک (بخشش کی طلب) جس کا مطلب ہے اپنی کمزوریوں کو چھپانا ان پر مٹی ڈالنا اور شرمندگی کا احساس۔ چنانچہ حضرت آدمؑ کے واقعہ میں ہمیں حضوری کا یہ مضمون بتایا گیا ہے۔ انہوں نے جب اللہ تعالیٰ کو سامنے حاضر دیکھ لیا حالانکہ پہلے بھی حاضر تھا۔ جب غفلت کا ارتکاب ہو رہا تھا اس وقت بھی خدا حاضر تھا مگر اس وقت غفلت کی آنکھ نے خدا کو ذرا او جھل رکھا ہوا تھا۔ جب غفلت کی وہ آنکھ کھلی اور خدا کو قریب دیکھا تو پہلا رد عمل تھا کہ پتوں سے اپنے وجود کو ڈھانپنے لگے یعنی اپنی کمزوریوں پر (بخشش) کے پردے ڈالے تو ایک تو یہ رد عمل ہے کہ اپنے عیوب کو چھپانے کی کوشش کریں اور اپنی کمزوریوں پر پردے ڈالیں مگر (بخشش) کے پردے' ریاء کے پردے نہیں اور دوسرا اپنے آپ کو حسین بنائیں۔ دو ہی چیزیں ہیں۔ نقائص کو چھپائیں اور اپنی خوبیوں کو چمکائیں اور اجالیں۔ پس خدا کے سامنے جب باتیں کریں تو ایسی باتیں کریں کہ خدا کو ان پر پیار آئے۔ ایسی باتیں کریں کہ جب آپ دنیا میں اپنے دوستوں کے سامنے باتیں کرتے ہیں تو دوستوں کو بھی آپ پر پیار آتا ہے۔

دعا کا فن سیکھیں

پس دعا کا فن بہت ہی بڑا اور عظیم فن ہے اس میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ باتیں کرتے وقت خدا کا دل پچکارنے کی کوشش کریں۔ ایسی ادا بنائیں کہ جو خدا کو پسند آجائے۔ چنانچہ بہت سے ایسے لوگ جو دعا کے متعلق مجھے لکھتے رہتے ہیں یہ بتاتے ہیں کہ جب بعض دفعہ دل اٹک گیا اور دل پر ایک قسم کا جمود سا طاری ہو گیا۔ دعا کرنے کے لئے کوئی اندرونی قوت غیر معمولی جوش نہیں دکھاتی تھی تو اس وقت پھر ہم نے سوچ کر اللہ کو راضی کرنے کے لئے یہ یہ چالاکیاں کیں اور بعض چالاکیاں اتنی پیاری چالاکیاں تھیں کہ جب میں نے ان کو پڑھا تو مجھے یقین آگیا کہ یہ دعا تو قبول ہونی ہی ہونی تھی اور باقی صفحہ میں پھر اسی کا ذکر ملتا تھا کہ جب ہم نے خدا کو یہ کہا تو اچانک دل کے تالے کھل گئے اور روانی پیدا ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان دعاؤں کو قبول کر لیا۔ ابھی کل پرسوں کی بات ہے امریکہ سے ہماری ایک بہن کا فون آیا تھا انہوں نے بتایا کہ ایک موقعہ پر مجھے یہ فکر پیدا ہوئی اور ایسی تشویش تھی کہ اس کے نتیجہ میں بے چین کر ہو میں نے جو دعا کی وہ اتنی جلدی مقبول ہوئی کہ میں حیران رہ گئی۔

اپنی کمزوریوں پر نظر کریں

پس دوسرا پہلو جو خدا کی حضوری کا ہے وہ یہ ہے۔ پہلا (بخشش کی طلب) جب مجلس شوریٰ میں جایا کریں تو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑی کمزوری انانیت کی کمزوری ہے۔ آپ کو بار بار نفس دھوکہ دے گا۔ آپ کو شوخی سکھائے گا۔ آپ کو اپنے کمزور کم عقل بھائی پر ہنسنے پر آمادہ کرے گا۔ تحقیر پر آمادہ کرے گا۔ غلط دلیل دینے والے کا مذاق اڑانے پر آمادہ کرے گا۔ کئی قسم کے شیطانی وسوسے ہیں جو ایسی مجالس جن میں اہم امور پر غور ہوتا ہے ان مجالس میں انسان کے دلوں پر اور دماغ پر قبضہ کر لیا کرتے ہیں اور یہ وساوس ہیں جو دراصل قوموں کو گمراہ کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس مجلس شوریٰ میں ان وساوس سے (بخشش کی طلب) کے ذریعہ اپنی حفاظت کریں۔ ہر قسم کے نفسانی خیال کو اپنے دل سے نکال پھینکیں۔

اور پھر جب مشورہ دیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اور ایسی دعا کرتے ہوئے جس سے آپ سمجھتے ہوں کہ اللہ راضی ہو جائے گا۔ اللہ کو آپ پر پیار آجائے گا۔ خدا سے رہنمائی حاصل کریں۔ اپنی چالاکیوں پر بناء نہ کریں۔ پس ایسی دعاؤں کے ساتھ جن دعاؤں میں ایک قسم کی کشش پیدا ہو جاتی ہے جن دعاؤں کو خدا پیار سے دیکھے خدا سے رہنمائی حاصل کریں اور عرض کریں کہ ہم یہ مشورہ تیری خاطر دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں تو ہماری عقلوں کو چمکا اور ہماری زبان میں طاقت پیدا فرما۔ ہم اپنی بات کو صحیح طریق پر سمجھانے کے اہل ہوں اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد پھر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہیں کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا ہے ہماری بات چاہے قبول ہو یا نا مقبول ہو ہم اسی طرح سلسلہ کے فدائی ہیں۔ اسی طرح سمعنا و اطعنا کی روح کے ساتھ سلسلہ کے ہر فیصلہ کو قبول کریں گے جس طرح یہ بات کرنے سے پہلے ہم کرتے تھے یا کرتے رہے ہیں۔

مجلس شوریٰ کے لئے تین راہ نما اصول

یہ وہ تین باتیں ہیں جو میرے نزدیک مجلس شوریٰ میں برکت پیدا کرنے کے لئے اور روحانی طور پر مجالس شوریٰ کو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ہر مشورہ دینے والا (بخشش کی طلب) کے ساتھ حاضر ہو یعنی وضو کر لے۔ ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو چمکائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو اور زینت لیکر خدا کے حضور حاضر ہو اور ہر مشورہ دینے والا جب کچھ مشورے دے بیٹھے تو پھر یہ عرض کرے کہ

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ہم نے مشورہ دیدیا۔ اب ماننے والے مانیں یا نہ مانیں ہم راضی ہیں۔ ہم نے تو جو کچھ راضی کرنا تھا کر دیا۔ اس روح کے ساتھ اگر آپ مجالس شوریٰ میں حاضر ہوا کریں اور ان کی اعلیٰ اقدار کو زندہ رکھیں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ مجالس شوریٰ جماعت کی اقدار کی حفاظت کریں گی اور جماعت کی ہمیشہ کی زندگی کی ضامن بن جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں
"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"
(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک فاروق احمد کھوکھر صاحب آف ملتان آج کل بعارضہ قلب صاحبِ فراش ہیں۔ اگرچہ حالت کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ روزنامہ الفضل کے سابق ہیڈ کاتب مکرم سید مبشر حسین شاہ صاحب ابن محترم سید باقر شاہ صاحب مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر قریباً ۸۴ سال تھی۔ اگلے روز ان کا جنازہ بیت الاقبال کے باہر محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دار النصر غربی الف نے پڑھایا جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولوی صاحب نے ہی دعا کرائی۔

موصوف نے اپنی یادگار ۵ بچے چھوٹے چھوٹے بچے اور بیوہ چھوڑی ہے۔ موصوف کئی سال الفضل سے منسلک رہے۔ بیمار ہونے سے قبل تاریخ احمدیت کی جلدیں کتابت کر رہے تھے۔ آپ بے حد محنتی اور فرض شناس کارکن تھے۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نام نسیم احمد سیفی کی بجائے نسیم احمد یوسیفی رکھ لیا ہے اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نسیم احمد یوسیفی

مکان نمبر ۸/۳۸۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ضرورت ہے

لبرٹی مارکیٹ میں ٹیبل لیمپوں کی دکان پر ایک مینجر اور ۲ سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ صرف لاہور کے رہائشی درخواست دیں۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ۔

ملک عبد الحفیظ۔ لبرٹی لیمپس

گلبرگ پلازا۔ دکان ۴۸ فرسٹ فلور۔ لبرٹی مارکیٹ لاہور

فون: دکان: ۸۷۸۰۹۴ گھر: ۷۵۸۸۱۹۰

روایتی زیورات جدید فیشن کیساتھ | شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: حنیف احمد کامران

فون: ۶۴۹-۷۵۲۴

ہر سائز کے معیاری ڈش انٹینا

ہم مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈش انٹینا تیار کرتے اور احباب جماعت کی خدمت میں مناسب قیمت میں پیش کرتے ہیں۔

مختلف شہروں میں ڈیلرز درکار ہیں

ٹی وی پوائنٹ

کوتوالی روڈ فیصل آباد

فون نمبر ۳۰۸۰۶ فیکس: ۶۱-۱۷۸

ہمارے ہاں آپ کے بچوں کیلئے

- صاف ستھرا ماحول ہے
- قابل اور تجربہ کار اساتذہ ہیں
- تفریح کا معقول انتظام ہے
- حفاظت کی ضمانت ہے
- پڑھائی پر ذاتی توجہ دیتے ہیں

داخلہ جاری ہے

KENT GRAMMER School

1485/C-8 KHALID KARAK ROAD

LAHORE CANTT

Ph. No: 374301

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت

حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

80

خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

برانچیں

محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564

نارووال مریکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

نزد ٹیکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

جوہر ویو سکیم فیز ۱ بالمقابل مسجد چک مرنگ نیو کیمپس روڈ لاہور

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 218534-219065

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰	نور کاجل فی شیشی -/۵	نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵	زدجامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰	اکسیر معدہ -/۸-/۱۵-/۳۰	قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰	حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۵- اکتوبر- سردی بڑھ رہی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۸ء۵ درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے اہم قومی معاملات پر اپوزیشن کو اعتماد میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے مرحلے میں مسئلہ کشمیر اور حضرت بل کے محاصرے سے پیدا ہونے والی صورت حال کے بارے میں مشترکہ موقف کو حتمی شکل دی جائے گی۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو بے نظیر نواز شریف سے ملاقات بھی کریں گی۔ وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن مسئلہ کشمیر پر قرارداد کا مسودہ لے کر گوہر ایوب کے پاس جائیں گے اور اس پر اتفاق رائے کے بعد یہ متفقہ قرارداد قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو بدھ کو قومی اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گی۔ اسمبلی اجلاس سے قبل بے نظیر اپنی پارٹی اور اتحادی جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ کے ایک اجلاس کی صدارت کریں گی جس میں اسی روز لئے جانے والے وزیر اعظم کے اعتماد کے ووٹ سے متعلق حکمت عملی طے کی جائے گی۔

○ نو منتخب حکومت کی چھ نکاتی ترجیحات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر عدل و قانون و پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے ان کے متعلق بتاتے ہوئے کہا کہ وفاقی کابینہ مختصر مگر موثر ہوگی۔ مسئلہ کشمیر پر امن طور پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ نادہندگان سے سرکاری واجبات کی وصولی کے لئے بڑے پیمانے پر خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ کواپریٹو اور تاج کمپنی کے متاثرین کو رقوم واپس ملنے تک ریلیف دی جائے گی۔ ساری لوٹی ہوئی رقوم چھ ماہ کے اندر متاثرین کو واپس کر دی جائیں گی اور کواپریٹو کا مال لوٹنے والوں کی املاک ضبط کر لی جائیں گی۔

○ سندھ حکومت کی درخواست پر فوج نے "آپریشن کلین اپ" غیر معینہ مدت تک جاری رکھنے کی منظوری دی دی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے اس سلسلے میں اپنی درخواست میں خدشہ ظاہر کیا تھا کہ ایم کیو ایم سندھ کے شہری علاقوں میں تشدد کی وارداتیں کرا کے پیپلز پارٹی کی حکومت کے لئے مسائل پیدا کرنا چاہتی ہے۔ جبکہ ایم کیو ایم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے آپریشن جاری رکھنے کی درخواست کے سیاسی مقاصد ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی کابینہ میں مزید آٹھ وزراء ۲۹- اکتوبر کو اپنے عہدوں کا حلف اٹھائیں گے۔ حلف اٹھانے والوں میں امین فہیم۔ اقبال حیدر۔ منظور وسان۔ اکبر لاسی۔ ظفر تارڑ اور شاہ محمود شامل ہوں گے۔ ان کے علاوہ آزاد کشمیر سے بھی دو مشیر لئے جائیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور حریت پسندوں کے درمیان مختلف مقامات پر جھڑپوں میں ۱۲ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں کی فائرنگ سے سینکڑوں شہری بھی زخمی ہو گئے۔

○ حضرت بل کی بے حرمتی کے خلاف مقبوضہ کشمیر کے ۵۰ لاکھ مسلمان بھوک ہڑتال کریں گے۔ یہ ہڑتال نوعیت کے اعتبار سے تاریخی ہوگی جب پوری قوم کے کسی گھر میں چولہا نہیں جلے گا۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں کے خارجہ سیکرٹری اپنی اپنی حکومت سے صلاح و مشورہ کریں گے اس کے بعد مذاکرات کا دوسرا دور منعقد ہوگا۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ جب تک کشیدگی اور بے چینی ہے مسئلہ کا تصفیہ ممکن نہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کشمیر کے حل کے لئے تھرڈ آپشن کی تجویز کو ناقابل عمل اور کشمیری عوام سے غداری کے مترادف قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ سینیٹر پیر صاحب پگاڑو نے کہا ہے کہ "شفاف" الیکشن صرف ریہرسل تھے اس لئے مسلم لیگی کارکن نئے الیکشن کی تیاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ کامن سینس رکھنے والوں کو سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ عقل کے اندھوں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اب مسلم لیگی نظریہ ہی چلے گا۔ جھاڑو پھرے گا صفائی ہوگی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے صدارتی الیکشن لڑنے کا عندیہ دے دیا ہے اگرچہ حتمی فیصلہ دوستوں کے مشورے کے بعد کریں گے۔ اس سلسلہ میں صلاح مشورے کے لئے وہ اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

○ حضرت بل کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں پیپلز پارٹی نے مظاہرے کئے۔ بھارت کے خلاف نعرے بازی کی گئی۔ صوبائی دارالحکومت میں لاہور ہوٹل سے مسجد شہداء تک جلوس نکالا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زرعی ٹیکس فنانس کمشن ایوارڈ اور پانی کی تقسیم کے معاملہ کو پھر سے وفاقی حکومت کے سامنے اٹھایا جائے گا۔ ہاریوں میں اراضی کی تقسیم کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔ اور پولیس کی نفری میں اضافہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی صوبے میں فوج کی موجودگی ضروری ہے۔

ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں تمام سیٹلائٹ کیلئے موزوں۔
آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار
ڈش ماسٹر ربوہ اقصیٰ روڈ بشارت احمد خان
فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ گھر ۴۸۷

لیڈیز کوٹ برقعہ - مردانہ پینٹ
خان بابا ٹیلرز گولبازار ربوہ
زنانہ ڈیزائن سوٹ۔ فون : ۶۵۸
لہنگا سیٹ۔ ساڑھی سیٹ ارجنٹ سلائی کی سہولت کے ساتھ

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز 12 فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر - آواز
بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437)
2644
3024
3068
رابطہ کیلئے : میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ
کوکا کولا ایجنسی
راولپنڈی : میاں سعید احمد 051/429771

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ ادویہ طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہوگی۔
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور | COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور | CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶

تبدیلی ٹیلیفون نمبر
ہمارے درج ذیل ٹیلیفون نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔
	پرانا نمبر	نیا نمبر
گھر		۲۱۱۳۹۹
دفتر		۲۱۲۳۹۹
عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳- بلال مارکیٹ ربوہ